REGISTERED

L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۸	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے۔	۱۱ مارچ ۱۹۱۰ء	نمبر ۱۰

سنڈے اسکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ فی سبق محصول ڈاک علاوہ۔ یعنے ۸ کاپی فی ہفتہ تمام سال کے واسطے صرف ایک روپیہ اور محصول ڈاک +

یہہ سبق اردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں۔ جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں میار کئے جاتے ہیں اور اُن کے ساتھ انڈین بائیبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ یہہ بائبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں۔ اُنکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سال میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہے۔ اسلئے بذریعہ اِس اشتہار کے ترغیب دی جاتی ہے کہ تمام مشن اسکولوں میں یہہ سبق بطور ٹکسٹ بُک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن اسکول انکا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام اسکولوں میں اُن کا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں +

جو صاحب انکو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں۔ درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ لودیانہ لکھنا کافی ہے۔ سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی۔ وی۔ پی کے ذریعہ سے +

مفید کتابیں! مفید کتابیں!! مفید کتابیں!!!

مسیحیوں اور مسیحی کارندوں کیواسطے

۱- مسیح کی تعلیم قیمت اُردو ۴ر جلد کپڑا ۸ر - رومن اُردو ۱۲ ار +
۲- حالات جاپان - قیمت ۳ر - کپڑا ۸ر +
۳- شریف بیبیاں قیمت ۲ر - کپڑا ۶ر +
۴- گنجینہ اسلام - قیمت رومن اُردو ۸ر +
۵- موازنہ مذاہب - قیمت رومن اُردو ۸ر +
۶- سیر ہند قیمت باتصویر - عسم ر
۷- عزت بے مثال - قیمت ۳ر - ۵ر - ۸ر +
۸- دولت لازوال - قیمت ۳ر - ۵ر - ۸ر +
۹- سمپروائے - قیمت ۶ر - ۱۰ ار +
۱۰- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں - قیمت ۶ پائی +
۱۱- خاندانی فرائض - قیمت ۴ر - ۱۲ ار +
۱۲- رسالہ اظہار الحق قیمت ار +
اس میں چندنامی مسلمانوں کے فتوے جس میں ثابت ہی کہ اہل اسلام اور اہل عیسائی ایک ہی کوئے سے پانی بھر سکتے ہیں +

اہل ہنود کے لئے

۱- ستیارتھ پرکاش درپن - قیمت ۸ر +
۲- اصلاح اخلاق - قیمت ۵ر +
۳- اصلاح تمدن - قیمت ۵ر +
۴- مسیحی مذہب کی صداقت جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہی - قیمت ۳ پائی +
۵- یسوع مسیح کون تھا - قیمت ار +
۶- مسیح کی تعلیم - قیمت ۴ر - کپڑا ۸ر +
۷- رامپال سنگھ - قیمت ۲ر - ۴ر +
۸- آواہ گون یا ابدی زندگی - قیمت ۲ر
۹- چندر لیلا - قیمت ۲ر +
۱۰- تلاش حق - قیمت ۲ر +
۱۱- رشیوں کا آبائی وطن - قیمت ۲ر +
۱۲- سمپروائے - قیمت ۶ر +

پادری صاحبان نظر فرمائیے

آپ سوال کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو کونسی کتابیں دینا مناسب ہی؟

جواب

ہماری دانست میں ذیل کی کتابیں نہایت مفید ہونگی +
۱- اسلام میں مسیح - قیمت ½ار +
۲- خدائے اسلام - قیمت ۲ر +
۳- ینابیع القرآن - قیمت ۳ر +
۴- مسیح کی تعلیم - قیمت ۴ر - کپڑا ۸ر +
۵- الکفارہ - قیمت ۶ پائی +
۶- دین اسلام - قیمت ار +
۷- روس صاحب کے رسالے ۲۰ عدد - قیمت فی عدد ۳ پائی +
۸- ینابیع الاسلام - قیمت ۸ر +
۹- کشف القرآن - قیمت ۶ر +
۱۰- اثمار شیریں - قیمت ۵ر +
۱۱- فوز العظیم - قیمت ۲ر +

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بک سٹور لودہانہ سے بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر ملسکتی ہیں-



فہرست مضامین

نور افشاں

لودیانہ جمعہ ۱۱ مارچ ۱۹۱۰ء

اخبار کی بہار

بشپ سٹورٹ صاحب فی الحال اپنی ۸۲ برس کی عمر میں ریٹائر ہوئے ہیں۔ انہوں نے بطور مشنری ۲۸ برس خدمت کی اور بطور بشپ کے ۱۷ برس کل ۴۵ برس خداوند کی خدمت کی ہے مبارک ہے ✤

لیفین ہاسپٹل میں پاگلوں کا عمدہ علاج ہوتا ہے جہاں ایک سو مریض ایک وقت رہ سکتے ہیں۔ سال گزشتہ میں ۱۹۷ مریض زیر علاج تھے۔ نرسوں میں سیرین جوان عورتیں ہیں جو میڈیکل ومین کا امتحان پاس کر چکی ہیں۔ اور یوروپین میٹرن کے ماتحت کام کرتی ہیں ✤

لیٹمن کالج اچھی حالت میں ہے۔ جس کو کئی سوسائیٹیوں کے مشنری صاحبان سنبھالتے ہیں۔ اس میں مشنری کام کے لئے لوگ تیار ہوتے ہیں ✤

انگلستان میں چرچ کلبس ہیں جہاں غریب لوگ پرورش کئے جاتے ہیں اور پبلک ہوسز کی خرابیوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ تمام ملک میں دس ہزار ایسی کلبس ہیں۔ جنکے ممبروں کا شمار ۱۵ لاکھ ہے۔ نیو ٹمبرنیکل اولڈ سٹریٹ کے کلب کے ۱۲۰۰ ممبر ہیں جنہوں نے ۴۰۰ پونڈ غریبوں کو تقسیم کئے ہیں ✤

ہمعصر انڈین ونٹنس رقمطراز ہے کہ پادری جیمس جے لنگم صاحب نے ۲۵ ہزار ۴۱۵۵ اشخاص کو ٹنی ولی کے علاقے اس سال کے شروع ہی میں بپتسمہ دیا۔ اور زیادہ ترقی کی اُمید ہے ✤

سنگھائے مشنری کانفرنس کی درخواست ہے کہ ملک چین میں دس سال کے عرصے میں ۴۰۰۰ زائد مشنریز ولایت سے بھیجے جاویں۔ اور اگر وہ آجاویں تو کل خادمان دین کا شمار ایک لاکھ پچاس ہزار ہو جاویگا ✤

مقام چندنگ ہمالیا زمین کوڑھیوں میں سات بپتسمہ پائے ہوئے تھے اب ان ساتوں مسیحیوں نے اسائیلم سے چند مدت کے لئے غیر حاضر رہنے کی اجازت مانگی ہے کہ وہ نیپال کے ملک میں اپنے رشتہ داروں کو یسوع مسیح کی خبر سناویں۔ جہاں کہ کسی انگریز مشنری کے جانے کی اجازت حاصل نہیں ہے۔ اور باقی ان کے لئے پیچھے رہ کر دعا کرتے ہیں ✤

مسٹر کالمن نے جو گورنمنٹ میکالوجسٹ ہیں۔ مقام کورٹوں میں دانہ دلنے کی مشین دکھلائی ہے جو ایک گھنٹہ میں ۵۰۰ سیر دانہ دلتی ہے۔ اس کی قیمت ۸۰۰ روپیہ ہے۔

بنگلور میں ۸۲ برس کی عمر میں ایک بڑے سخی اور نامی گرامی غریبوں پر مہربان شخص کا انتقال ہوا ہے۔ جس کا نام آر۔ بی۔ رتناکر تھا۔ وہ سنہ ۱۸۴۲ء میں ارکاٹ میں ایک معمولی حیثیت میں آیا تھا اور رفتہ رفتہ سوداگری سے بڑھ گیا اور بڑا مالدار بن گیا اور اُس نے اپنے خرچ سے ایک آرفنیج کھولا۔ اور مدرسے جاری کئے۔ اور اُن کا تمام خرچ اٹھایا۔ اس کو وائسرائے اور راجہ صاحبان سب بڑی عزت دیتے تھے۔ اُن کی موت کا سب کو بڑا افسوس ہے ✤

اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک مکھی ۱۱۰۰ انڈے ایک موسم میں دیتی ہے جن سے ۲۵۰۰۰۰۰ بچے نکلتے ہیں ✤

براعظم افریقہ اور اُس کے تمام ٹاپوؤں میں ۵۰۰۰۰۰۰ آدمی آباد ہیں ✤

روئی کی کلیں تمام دنیا میں ۱۳۰۰۰۰۰ ہیں جن میں سے صرف انگلینڈ میں ۵۵۰۰۰۰ ہیں

ملک برازیل میں درخت کیلا کھجور چھ سے سات سو سال کا ہوتا ہے ✤

ملک جرمن میں ہر سال ۲۰۰۰۰ بچے جلے جنگے واجبی خبرگیری کے نہ ہونے کی وجہ سے مرجاتے ہیں ✤

ٹیلیفونس کا شمار تمام دنیا میں ۹۵۰۰۰۰ ہے جن میں سے ملک امریکہ میں ۷۰۰۰۰۰ ہیں۔ اور یوروپ میں ۲۰۰۰۰۰ ہیں ✤

سب سے پہلے مصنوعی آنکھیں مصری لوگوں نے استعمال کیں جو یا تو سونے یا چاندی تانبے یا ہاتھی دانت کی تھیں ✤

ملک جرمن میں جب کوئی ڈاکٹر اچانک ہی رات کے وقت درکار ہوتا ہے تو فوراً ان ڈاکٹروں میں سے حاضر ہو جاتا ہے جو باری باری اس کام کے لئے مقرر ہوتے ہیں ✤

ملک یورپ میں ۰۰۰۰۰ لوگ لکڑی کی جوتیاں پہنتے ہیں انگو سیٹس کہتے ہیں لیکن وہ بوکو زیادہ پسند کرتے ہیں

ایڈیٹوریل نوٹس

ہادی یا راہنما

ہادی کی ضرورت

جبکہ آدمی خود اپنا کام کرسکتا ہو اُسکو کسی کی امداد کی ضرورت نہیں۔ جبکہ ایک مسافر کو اُس جگہ کا رستہ جہاں کہ وہ جانا چاہتا ہے معلوم ہے تو اُس کو کسی راہنما کی ضرورت نہیں ہے۔ جبکہ ایک شخص راہ راست سے واقف ہو اور اُس پر چلا جارہا ہے۔ اُس کو ہادی کی ضرورت نہیں ہے جبکہ ایک آدمی تندرست ہے اُس کو علاج کروانے کے لئے معالج کی تلاش نہیں۔ جبکہ ایک عامل اپنے اعمال حسنہ میں کامل ہے۔ اُس کو کسی شافی کی ضرورت نہیں۔ جبکہ ایک صادق اپنی تمام روشوں میں اپنے خالق کی پاک مرضی کے مطابق عمل کرتا ہے اور اُس کا جلال ظاہر کرتا ہے اُس کو کسی ناصح یا ہادی کی ضرورت نہیں لیکن جبکہ صورت اس کے خلاف ہو اور کوئی بیکس لاچار۔ گمراہ۔ بیمار۔ عاصی اور غافل ہو تو ایسوں کے لئے ضرور مددگار اور معاون اور ہادی اور راہنما کی اشد ضرورت ہے۔

اس دنیا میں انسان کی حالت بسبب گناہ اور خطاؤں کے ایسی ناگفتہ بہ ہوگئی ہے کہ وہ گمراہ اور ذلیل ہوکر سب قسم کی نیکیوں سے بالکل خالی ہوگیا ہو اور چاہ ذلالت اور ظلمت اور تاریکی میں یہاں تک گرا ہے۔ کہ بالکل محتاج اور بیکس اور لاچار ہوگیا ہے۔ اور اس حالت میں اُس کو ہادی اور راہنما کی بڑی بھاری ضرورت ہے اور ایسی حالت میں اگر ایسے گنہگار کی دستگیری نہ کی جاوے تو وہ ہلاک ہوجاویگا۔ اور نہ صرف اُس کا جسم بلکہ اُس کی بیش قیمت روح بہ سبب گناہ اور نجاست کے دوزخ میں ڈالی جاویگی۔ افسوس کہ بعض ایسے گنہگار ہیں جو ہادی یا راہنما کی ضرورت سے انکاری ہیں۔ اور اس خام خیالی میں پڑے ہوئے ہیں کہ وہ خود بخود اپنے افعال اور اعمال سے خدا کو خوش کرسکیں گے جو ایک سراسر ناممکن فعل ہے اور اس کی نسبت ہم صاف کہہ سکتے ہیں ؎

این خیال است و محال است و جنوں

جتنا ہم گناہ کی خرابی اور خدا کی قدوسی پر سوچیں گے۔ اتنا ہی زیادہ ہم کو ہادی اور راہنما کی بڑی ضرورت معلوم ہوگی*

ہمعصر کوکب ہند مطبوعہ ۳ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء رقمطراز ہے کہ "شہر لنڈن کے بائبل ہوس سے خبر ملی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چین جاپان اور کوریا میں انجیلوں کی بہت چاہت ہے۔ کوریا میں ایک جلسہ فراہم ہوا جس میں ٹھہرایا گیا کہ کوریا کے مسیحی ۱۰ لاکھ قرص کی انجیلیں بانٹینگے۔ ۹۰ ہزار آدمیوں نے عہد باندھا ہے کہ ۱۰ دن ہر ایک آدمی انجیلیں بیچنے اور غیر مسیحی کورین کے بیچ جاکر انجیل کی خوشخبری دینے میں صرف کرینگے۔ اور کل خرچ خود اُٹھاوینگے۔ یوں ۱۲۰۰۰۰ دن یہ آدمی انجیلی خدمت کرینگے صدر ان میتھوڈسٹ کے دو مشنری صاحبان معہ چند چینی کتب فروشوں کے ایسے ایک گاؤں میں پہنچے جہاں ایک بھی مسیحی نہیں تھا۔ ان لوگوں کی محنت کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُس گاؤں میں اب ایک گرجا گھر موجود ہے اور ایک اچھی بڑی جماعت عبادت کرتی ہے۔ ہم اسبات کی خبر دینے سے خوش ہیں کہ آجکل بیداری سے کام زور پر ہے اور بہت سے سپرانٹنڈنٹ صاحبان سے نارتھ انڈیا بائبل سوسائٹی کو بہت سی انجیلوں اور دیگر رسالوں کے لئے فرمائش بھیجی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اُن کی محنتوں کا پھل ضرور دیکھنے میں آویگا"

ہم مندرجہ بالا خبر کو پڑھکر نہ خوش ہیں پر جب ہم ایسا جوش اور ترقی مندرجہ بالا ملکوں میں سنتے ہیں ہم کو افسوس پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے ملک ہندوستان میں بہت کم ترقی نظر آتی ہے حالانکہ بہت دیر سے کلام کا بیج یہاں بویا جارہا ہے۔ خدا وہ وقت جلد لاوے جبکہ یہاں بھی ترقی اور عروج کا زمانہ دیکھنے میں آوے*

مسٹر دھرم پال کا خیال مسٹر دھرمپال صاحب نے اپنے ماہواری رسالہ اندر میں "آریہ سماج کی نازک حالت" کا سلسلہ کئی نمبروں میں جاری کر رکھا ہے جس میں وہ اپنا یہ خیال قائم کرنا چاہتے ہیں کہ اُن کی کمیونٹی آریہ سماج کے لئے یہ زمانہ آزمائش کا زمانہ ہے۔ اور اُن کی بے قصوری اور بے گناہی کی حالت مسیح اور اس کے شاگردوں کی سی ہے چنانچہ مسٹر موصوف اسکے ثبوت کے لئے انجیل کی اور تواریخ کلیسیا کی بہت سی آیات* اور واقعات کا اقتباس درج کرتے اور اپنی باتوں کی صداقت کیلئے ثبوت لاتے ہیں۔ لیکن ایسا کرنا اس حالت میں ٹھیک اور درست ہوسکتا ہے کہ جبکہ آریہ سماج کی حالت سچ مچ مسیح اور اُسکے شاگردوں کی حالت کے مطابق ہو۔ مگر ہمارے خیال میں اس بنا پر مسٹر صاحب موصوف کا خیال بالکل درست نہیں ٹھہرتا کیونکہ مسیح اور اُسکے شاگردوں کو پولیٹکل معاملات کی نسبت کوئی دخل نہ تھا۔ اُن کا تو صرف مذہبی معاملہ تھا اُنہوں نے تو کوئی ایسی کتابیں نہیں لکھی تھیں نہ بغاوت کے لئے وہ بدنام ہوئے تھے جیسا کہ آریہ سماج پر الزام لگایا جاتا ہے اور اسلئے اُنکی حالت اور سماج کی حالت میں بڑا فرق ہے اور اسلئے ایسے خیال کے لئے کوئی بنیاد پیدا نہیں ہوتی اسواسطے سماج کی حالت ہی کچھ اور نظر آتی ہے جسکا بیان خود مسٹر دھرمپال صاحب کرتے ہیں کہ "آریہ سماج کو چھوڑ چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں" اور اس وقت آریہ سماج کے چہرے پر مردنی چھائی ہے۔

*آیتوں کے اقتباس سے یہ مضمون بھرا ہوا ہے۔ ایڈیٹر



انڈین کرسچن اکیڈمی کی بنیاد ڈالنے کی خبر کچھ دیر سے زیر بحث تھی پر اب اس کی عملی صورت نظر آنے لگی ہے۔ فی الحال اس کمیٹی کا اجلاس بمقام لکھنؤ منعقد ہوا جس میں یہ امر پیش ہوا کہ الہ آباد میں یہ اکیڈمی قایم کیجاوے۔ صوبہ کے لفٹنٹ گورنر صاحب نے ....۵ روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے اور ....۲ روپیہ اب تک جمع ہو چکا ہے۔ سرجان ہیوٹ صاحب نے اکیڈمی کے لئے ایک اراضی بھی عنایت کردی ہے۔ اس جلسہ میں ..۳ روپیہ کی اور رقم جمع کی گئی ہم اس خبر کو سنکر بڑے خوش ہیں کہ جبکہ دوسری قوموں کے نیشنل کالج وغیرہ کھل رہے ہیں تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ مسیحی جماعت کی طرف سے اعلیٰ تعلیم گاہیں کیوں نجاری کی جاویں؟

ریویو۔ انسان کی زندگی کا اعلیٰ ترین مقصد کیا ہے؟ اس نام کا ایک رسالہ ایک انگریزی رسالہ What all the world is seeking کے پہلے باب کا ترجمہ ہے جو شرو مے پرکاش دیوجی پرچارک سلاہور برہمو دھرم نے شایع کیا ہے یہ رسالہ بلحاظ مضمون کے بہت مفید ہے اس میں انسان کی زندگی کے مدعا کا حاصل بتایا گیا ہے خود غرضی کی برائی اور دوسروں کی مدد اور ہمدردی کی فضیلت کا بیان کئی صاحبان کی زندگیوں کے قابل قدر نمونے بتائے گئے ہیں۔ اور تمام رسالے میں سے

مرنا بھلا ہے اُس کا جو اپنے لئے جئے
جینا وہی بھلا ہے جو ہو قوم کے لئے۔

کے فقرے گونجتے ہوئے دکھلائی دیتے ہیں۔ اور تمام نصیحت سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے جو مندرجہ ذیل نظم سے نکلتا ہے۔

ہرکہ خدمت کرد و مخدوم شد۔
ہرکہ خود را دید محروم شد۔

یہ رسالہ ۳۲ صفحہ کا ہے۔ قیمت صرف ۱؍ ہے جو شرم سے ملسکتا ہے۔

دینی سوال و جواب

ایڈیٹر

ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ۔ پس اگر آپ نے اس خطرناک آمدورفت روکنے کے لئے قافلہ پر حملہ کیا تو یہ نہ صرف جائز کام تھا بلکہ امن قائم کرنے کے لئے اور اپنی جانوں کو بچانے کے لئے سخت ضروری تھا۔

اقول۔ حملہ کرنیکا سبب چاہے کچھ ہی ہو لیکن ایک بات تو صاف ظاہر ہے کہ مسلمانوں نے قریش کو آمادہ کیا کہ وہ مجبور ہوکر اپنے بچاؤ کے لئے لڑتے ورنہ پہلے حملہ آور وہ نہ تھے پر اپنا بچاؤ اور امن قایم کرنے کے لئے وہ لڑنے لگے تھے کیونکہ یہ واقعات تو صاف ہیں کہ وہ لوٹے گئے مارے گئے اور مغلوب بھی ہوئے۔

قولہ۔ لیکن اگر عیسائی معترضین کو یہ ضرورت نہیں نظر آئی اور وہ دیکھ نہیں سکے کہ قافلوں کی آمدورفت مسلمانوں کے لئے ایک سخت خطرے کا موجب تھی تو کم ازکم انہیں یہ دیکھنا چاہئے تھا کہ سب سے پہلے قریش نے مدینے پر چھاپے مارنا شروع کر دیئے تھے۔

اقول۔ جب اُن کو یہ بات معلوم ہوچکی تھی کہ اسلامیہ فرقہ اُن کے برخلاف ہے اور برسر فساد ہے تو پھر اس صورت میں وہ مخالفت پر تل گئے اور اُس کو روکنے کی کوشش کرنے لگے۔ جیسا کہ پیشتر اس کا بطور مختصر ذکر کیا گیا ہے۔ فساد کا اول سبب قریش نہ تھے۔ بلکہ یہ نیا فرقہ تھا

قولہ۔ اور اگر عیسائی محققین کے نزدیک مکہ والوں کے ایسے چھاپے ہی اس امر کے مقتضی نہ تھے کہ آئندہ ایسے حملوں کے روکنے کے لئے اُن سے انتقام لیا جاوے تو کم ازکم معترضین کو چاہئے تھا۔ کہ وہ ان بیرحمیوں اور اُن ظلموں کو ہی یاد کرتے جو مکہ میں قریش نے مسلمانوں پر کئے جنکی وجہ سے آخر کار مسلمانوں کو اپنا شہر چھوڑنا پڑا۔ اور مکہ والوں نے ہجرت کے وقت ان کے مالوں کو لوٹا۔

اقول۔ جس وقت یہ فساد شروع ہوگیا اور اُن کی اُمید سے زیادہ حالانکہ اُنہوں نے نئے فرقہ اسلامیہ کی روک تھام کے لئے کئی طرح سے کوششیں کیں پر باوجود اس کے یہ فرقہ روز بروز بڑھتا گیا اور آخر کار اُن کو تباہ اور ہلاک کر ڈالا تو کیا اُن کو پہلے سے اُن کا اندیشہ نہ تھا۔ اور جو کچھ وہ کرتے تھے پیش بندی کے ارادے سے کرتے تھے۔ پر تواریخ پتہ بتلا رہی ہے کہ اسلام کے بہادروں نے قریشیوں کی ایک پیش نہ چلنے دی اور اُن کو آخر کار معدوم کر ہی ڈالا تو کیا وہ اپنے بچاؤ کے لئے خاموش بیٹھے رہتے۔ اس پر بھی جو کچھ کہ اُنہوں نے کیا وہ اُن کے مفید مطلب نہ نکلا۔ کیونکہ مسلمانوں کی جمعیت بڑھتی گئی اور وہ رفتہ رفتہ مغلوب ہوتے گئے۔ اگر اُن کی حالت پر غور کرو تو وہ مظلوم نظر آتے ہیں۔ اور اسلامیہ فرقہ بہادر اور ظالم ثابت ہوتا ہے اگرچہ اُنہوں نے بھی مقابلہ کیا اور لوٹا مگر اسلام سے کم دیکھو تاریخ محمدی مصنفہ پادری مولوی عمادالدین صاحب جوم ساکن امرتسر۔

قولہ۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جب مسلمانوں کی جمعیت کافی ہوگئی تو اُنہوں نے خود ہی جنگ کو چھیڑا اور قافلوں کو لوٹنا شروع کر کے قریش کو اور دیگر عرب کے قبایل کو مجبور کیا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ کریں اور اس طرح مسلمانوں نے خود ہی لڑائی کو مول لیا۔ مگر یہ الزام سراسر غلط ہے اس الزام کے دور کرنے کے لئے قرآن مجید کی ایک ہی آیت کافی ہے

اقول۔ جنگ نہ کرنے کی تعلیم قرآن میں ہو یا نہ ہو یہ دوسری بحث ہے مگر واقعات صاف بتا رہے ہیں کہ جہاں موقعہ پڑا سختی اور زبردستی اور جبر اسلام کے بہادروں نے روا رکھا اور دوسری اقوام کو زیر کیا اور لوٹا اور جبکہ جنگ کرنے اور لوٹنے کی مختلف ٹولیاں اسلام کے لیڈروں کے ماتحت برابر

اقتباس

ضمیر

ایک بوڑھے امریکن انڈین نے ایک صاحب سے تمباکو مانگا۔ صاحب نے مٹھی بھر تمباکو بٹوے سے نکالکے اُس کو دیا۔ دوسرے روز وہ امریکن انڈین پھر صاحب کے پاس آیا اور اُس کو یہ کہکے ایک سکہ دیا کہ میں نے یہ سکہ تمباکو میں پایا۔ صاحب نے اُس سے پوچھا کہ تم نے کیوں نہیں اپنے پاس رکھا؟ اُسنے ہاتھ سے اپنے دل کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ میرے دل میں ایک اچھا آدمی ہے اور ایک بدآدمی اچھا آدمی کہتا ہے کہ "یہ سکہ تیرا نہیں ہے اُسکو واپس کر" بد آدمی کہتا ہے کچھ پروا نہیں اُس نے تجھ کو دیا وہ تیرا ہی سکہ ہے" اچھا آدمی کہتا ہے نہیں تمہیں اُس کو رکھنا نہیں چاہئے" میں حیران ہوا اور دودلا سا ہو گیا۔ میں نے اپنے آپ سے پوچھا کیا میں یہ سکہ رکھوں یا نہ رکھوں؟ میں اسکو واپس کروں یا نہیں؟ پھر میں نے سوچا اب رات ہو گئی بہتر ہے کہ میں سو جاؤں فجر کو دیکھا جائیگا۔ لیکن رات بھر یہ دونوں آدمی آپس میں جھگڑا کرتے رہے اور مجھے سونے نہیں دیا۔ میں بڑا دق ہوا اب جب میں سکہ واپس لایا ہوں تو جھگڑا موقوف ہو گیا ہے۔

اس امریکن انڈین کے موافق ہم سبھوں میں ایک اچھا آدمی ہے اور ایک بدآدمی ہے۔ بدآدمی شیطان کی طرف سے ہے جو بدی کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور نیک آدمی ضمیر یا کانشنس ہے جو خدا کی طرف سے اور ہماری مدد کے لئے رہتا ہے۔

اگر ہم اپنے دلکو آرام دینا چاہتے ہیں تو چاہئے کہ ہم اپنے کانشنس کی بات مانیں اور اُسکے برخلاف کچھ نہ کریں۔ کیونکہ اگر ہم اُسکی مانیں تو ہم گناہ سے باز رہکر خدا کی راہ میں سیدھے چلینگے۔

چونکہ وہ شریعت کی باتیں اپنے دلوں پر لکھی ہوئی دکھاتے ہیں جس کا* *اور انکا دل بھی ان باتوں کی گواہی دیتا ہے اور اُنکے باہمی خیالات یا تو ان پر الزام لگاتے ہیں یا انکو معذور رکھتے ہیں۔ آر۔ ٹی مخزن مسیحی۔

مراسلات

ارکان ستہ

اور جب اُس پر جو اہل الکتاب کو ملا ہے ایمان سے قبول کرنا اور اُس کی حکم برداری کرنا۔ اہل القرآن کا فرض مقرر کیا گیا ہے تو اُن کے خدا جس نے ان کو کلام دیا۔ ایمان لانا اور اُس کی حکم برداری کرنا تو خودبخود اہل القرآن کے فرض کا حصّہ ٹھہرا پس الٰہنا والٰہکم واحد کے یہی معانے ہونگے کہ ہم اور تم ایک مشترک خدا کے پرستار ہیں نہ جدا جدا خدا کے اور یہ ظاہر ہے کہ اہل القرآن کا وہی خدا نکلتا آتا ہے جو بنی اسرائیل یا اہل الکتاب کا خدا ہے جیسا کہ ابتدائی آیات سے روشن ہے۔

ایک قول اعراب کی بابت سورہ توبہ میں یہ آیا ہے:۔ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ کُفْرًا وَّنِفَاقًا یعنے اعراب کفر اور نفاق میں سخت تر ہیں۔ اس قول کے موافق اعراب اُس وحدت الٰہی کا ذکر سنکر جس کا بیان بائیبل میں آیا ہے ہمیشہ غل سکیڑ کیا کرتے تھے۔ اُن کے لئے بائبل کی وحدت الٰہی پر اتفاق کرنا موت کا سامنا تھا مگر اس کے سوا کا جب ذکر ہوتا تھا تو بغلیں بجایا کرتے تھے جیسے کہ سورہ زمر کی آیت ۴۵ سے روشن ہوتی ہیں جبکہ عربوں کا کلیتًا یہ حال تھا تو بائبل کی توحید کے سوا پر اتفاق کرنا کیسے جائز ہو؟ اور وہ بھی ایسے حال میں کہ قرآن عربی عربوں کو بائبل کے خدا کی وحدت پر بلاتا ہو؟

آخر میں سورہ نور کی آیت منقولہ بالا میں وحدت الٰہی کی مثال پر غور کرو کہ اس میں کیسی وحدت دکھائی گئی ہے؟ مثال کے اس طرح حصّے ہو سکتے ہیں۔

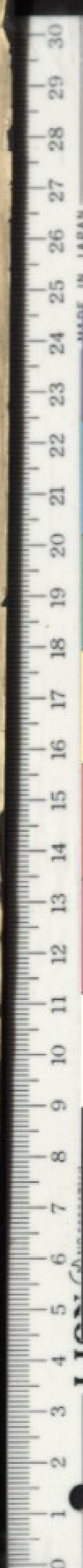
مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے طاق جس میں چراغ دھرا ہو۔ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ۔ اور چراغ شیشے میں ہو۔ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَیْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّ لَا غَرْبِیَّةٍ یَّكَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَ لَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ۔ اور شیشہ چمکتے تارے کی مانند ہو اُس میں تیل ایک مبارک درخت کا جو زیتون ہے جلایا گیا ہو جو نہ شرقی ہے نہ غربی۔ وہ ایسا تیز ہو کہ اُس کا جلنا قریب ہو اگرچہ آگ نے اُسے مس بھی نہ کیا ہو۔

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حسینی کہتا ہے:۔

پدر نور و پسر نور است مشہور
ازینجا فہم کن نورٌ علے نور

(۱) تثلیث مقدس کی توحید (۱) پھر سورہ بلد میں آیا ہے لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ۔ اس شہر کی قسم اور تو اس شہر کے لئے حلال ہے اور باپ اور بیٹے کی قسم پس ان حوالوں سے اگر آیت بالا کی تفسیر ہو سکتی تو اس کا نتیجہ صرف بائبل کی توحید پیدا ہو سکتا ہے اور کوئی نتیجہ نکل نہیں سکتا ہے کیونکہ مثال مذکور میں ایک نور تو وہ چراغ ہے جو چراغدان پر دھرا ہے اور دوسرا نور وہ چراغ ہے جو شیشے میں دھرا ہے اور تیسرا خود روشن اور روشنی دینے والا شجر مبارک کا مماثل ہے جو چراغ دان پر کے چراغ میں جو شیشے میں ہو کر مثل ستارے کے چمکتا ہے آپ کو ظاہر کرتا ہے اور نورٌ علیٰ نور مانا جا رہا ہے یہی باپ بیٹے۔ اور روح القدس کی احدیت کے معانی ہیں شجر مبارک کے مشابہ خدا باپ ہے جو بذاتہٖ روشن ہے اور روشنی کے اسباب کا مصدر ہے۔ "اور شجر مبارک کے تیل کا مفہوم روح القدس ہے"۔ اور چراغ شیشے میں" کا مفہوم کلام اللہ ہے جو باپ اور روح القدس سے ظاہر ہوتا ہے۔

(باقی آئندہ)





ویدک شائستگی

(اگر یہ اجازت ہو تو دس کے عوض بائیس بائیس اولاد تک پیدا کرنے کی بھی اجازت ہوگی جو پہلے نہیں وہ گیارہ سو شریک کتنے مرد اور کتنی عورتوں کے ساتھ نیوگ ہو سکتا اور کہاں تک اولاد پیدا کی جا سکتی ان باتوں میں نیوگ کا مسئلہ بہت صاف نہیں)

۱۰۔ مطلب یہ کہ ایک نیوگ میں دوسرے لڑکے کے حمل تک نیوگ کی حد ہے اس کے پیچھے صحبت نہ کرے اگر دونوں کے لئے نیوگ ہوا ہو تو چوتھے حمل تک حاصل کلام مذکورہ بالا طریقے دس اولاد تک ہو سکتے ہیں پیچھے شہوت پرستی سمجھی جاتی ہے اس سے پتیت یعنی گرے گئے جاتے ہیں۔

(یہاں پر آکے سوامی جی نے کچھ مطلب کھول دیا ہے حاصل کلام میں پہونچ گئے دس اولاد کی حد لگا کے معمہ کو جیسے کا تیسا ہی رہنے دیا مطلب سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی ایک عورت اور کسی ایک مرد کے دو نیوگ ہو سکتے ہیں۔ ہر نیوگ سے دو بچے حاصل ہو سکتے سو دونوں نیوگوں سے فی کس مرد و عورت کے چار بچے تک پیدا ہو سکتے ہیں جن میں سے عورت کو دو اور مرد کو دو بچے مل سکتے ہیں۔ اگر یوں حساب لگے تو گیارہ مردوں سے ایک عورت چوالیس بچے تک پیدا ہونے کی گنجائش ہے۔ اسی طرح گیارہ عورتوں سے ایک مرد کے بھی چوالیس بچے پیدا ہو سکتے ہیں لیکن سوامی جی نے دس سے زیادہ بچوں کا پیدا کرنا شہوت پرستی میں داخل کیا سو یہاں پر بھی نیوگ کا مسئلہ ہماری سمجھ سے باہر ہے اگر یاو مرد تک عورت نیوگ کر سکتی تو از روئے علم الحساب ایک عورت کی اڑھائی مردوں سے دس بچوں تک خبر کسی اور طریق پر باقی ساڑھے آٹھ مردوں سے نیوگ کرنا پڑیگا تاکہ اولاد پیدا نہ ہو اسی طرح مردوں کو بھی کرنا پڑیگا سو نیوگ کا مسئلہ سمجھنا بہت ہی مشکل معلوم ہوتا ہے)

۱۱۔ جب خاوند اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو تب اپنی عورت کو اجازت دے کہ اے نیک بخت اولاد کی خواہش کرنے والی عورت تو میرے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش کر کیونکہ اب مجھ سے تو اولاد نہیں ہوسکیگی تب عورت دوسرے کے ساتھ نیوگ کرکے اولاد پیدا کرے لیکن اس بیاہے مہاشے خاوند کی خدمت میں کمربستہ رہے ویسے ہی عورت بھی جب بیماری وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر تولید اولاد کے ناقابل ہو تب اپنے خاوند کو اجازت دے کہ اے مالک آپ تولید اولاد کی خواہش مجھ سے چھوڑ کر کسی دوسری بیوہ عورت سے نیوگ کرکے اولاد پیدا کیجئے۔ نیوگ کا یہ شرح تو بہت صاف ہے۔

۱۲۔ اگر بیاہا خاوند دھرم کی غرض سے غیر ملک میں گیا ہو تو بیاہی عورت آٹھ برس اور اگر علم و نیک نامی کے لئے گیا ہو تو چھ برس اور دولت وغیرہ بھوگ کے لئے گیا ہو تو تین برس تک انتظار کرکے پھر نیوگ کرکے اولاد پیدا کرے۔ جب شادی شدہ خاوند آوے تب نیوگ شدہ خاوند سے قطع تعلق ہو جاوے۔

۱۳۔ ویسے ہی مرد کے لئے بھی قاعدہ ہے کہ عورت بانجھ ہو تو آٹھویں برس (بیاہ سے آٹھ برس تک عورت کو حمل نہ ٹھہرے) اولاد ہو کر مر جائے تو دسویں برس جب جب اولاد ہو تب تب لڑکیاں ہی ہوں لڑکے نہ ہوں تو گیارہویں برس تک اور جو بد کلام بولنے والی ہو تو جلدی ہی اس عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کرکے اولاد پیدا کرے۔

۱۴۔ ویسے ہی اگر مرد نہایت تکلیف دہندہ ہو تو عورت کو چاہئے کہ اس کو چھوڑ کر دوسرے مرد سے نیوگ کر اولاد پیدا کرکے اسی بیاہے خاوند کے وارث اولاد پیدا کرے۔

۱۵۔ اگر حاملہ عورت سے ایک سال صحبت نہ کرنے کے عرصے میں مرد سے یا دائم المریض مرد کی عورت سے نہ رہا جاوے تو کسی سے نیوگ کرکے اس کے لئے اولاد پیدا کر دے لیکن رنڈی بازی یا زناکاری کبھی نہ کریں۔ (غیرہ وغیرہ (باقی آئندہ)

رشی

(وہ کسی شے کا پابند نہیں۔ وہ صرف ہمارے روحانی نظارہ کی وسعت اور انکشاف ہی سے نصیحت پذیری جو نیکی کرا دیا کی پا جاتی رہتی ہے وہ نیا اعلیٰ اور لازوال سبار کبادی حاصل ہو جاتی ہے۔ راحت و رنج ہر دو کی چیزوں کو فروگذاشت کرنے اور اس احساس کو چھوڑنے سے جو اس کو زمینی چیزوں کا پابند کر دیتی ہے وہ آدبرہم کو پہونچ جاتا ہے۔ لیکن جب ہم ان اوصاف کا پتہ رشیوں اور مہرشیوں کی زندگی میں لگاتے ہیں تو بہت کم رشیوں کو ان اوصاف سے متصف پاتے ہیں وہ بجنسہ غیر رشیوں کی مثل ہوا کرتے تھے۔ بلکہ بعض اوقات نہیں نہیں بسا اوقات بڑے تند مزاج اور ضدی اور گرہست آشرم میں مستغرق معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے بیوی بچے ہوتے مال و متاع اور غلام بھی رکھا کرتے تھے جیسا کہ مدھوسنند اس رگ وید اشٹک ۱ ادھیائے ۱ انوواک ۲ سکت ۳ چا ۸ میں کہتا ہے۔ ”مجھے جو رشی ہوں مال و متاع بکثرت عنایت کر“ اور رشی گکشیوت ساوتری سے التجا کرتا ہے جس کا شک آپ ساوتری ہمیں ہمارے استعمال کے لئے دو پایوں اور چوپایوں ہر دو کی دولت عطا کرے“ (رگوید اشٹک ۲ ادھیائے ۱ انوواک ۱۸ سکت ۲ چا ۱) اور وہ غلام بھی رکھا کرتے تھے جیسے رشی درگھ تماس کے پاس تھے (دیکھو درگھ تماس جس کا ذکر اپنے موقع پر آئیگا) اور بادشاہوں کی لڑکیوں سے شادی کیا کرتے تھے خواہ ان کی رضامندی سے خواہ نارضامندی سے (دیکھو رشی شرنگ جیاون سیتیاوان وغیرہ) اور اس لئے وہ بڑے متمول اور بارسوخ ہو جاتے تھے۔

(باقی آئندہ)

مسیحیت

محویت یا مجذوبیت

مرحوم خداوند یسوع میں ایسا غرق ہو گیا تھا۔ کہ اُس کے ظاہری حواس کام نہیں دیتے تھے یہ وہ محویت اور مجذوبیت ہے جس کو دنیا پاگل پن کہتی ہے لیکن یہ درجہ ہر ایک کو نصیب نہیں۔ مرحوم بابا سیگل کی شروع میں یہ حالت تھی۔ مگر اُنہوں نے خداوند سے التجا کی کہ مجھ کو اپنی خدمت کے واسطے ہوش میں رکھ۔ چنانچہ اُن کی سُنی گئی اور مرتے دم تک ہوش و حواس کیساتھ انجیل کی خدمت کرتے تھے۔ چند روز ہوئے۔ کہ ایک مسیحی بہن کا خط میرے پاس آیا۔ اُس نے مجھے لکھا۔ کہ میرے واسطے دعا کرو۔ کہ میں خداوند یسوع میں محو ہو جاؤں۔ مجھے محویت حاصل ہو۔ میں نے اُس کو جواب دیا۔ کہ میں یہ دعا نہ کرونگا۔ یہ خداوند کی مرضی ہے۔ کہ جس کو چاہے دیوے۔ لیکن آپ کے واسطے بچوں کی خدمت۔ خاوند کی خدمت ضروری ہے۔ تم اس خدمت میں خداوند کے جلال کے واسطے محو ہو جاؤ۔ ورد اور دھیان کے اُس طریقہ کو قائم رکھو۔ جو خداوند نے تم پر ظاہر کیا ہے۔ پھر جیسا خداوند کو منظور ہو۔ وہ کرے۔ یاد رہے کہ جو شخص محو ہو جاتا ہے وہ اپنے ہی واسطے مفید ہے۔ دنیا دار اُس سے فیض نہیں اُٹھا سکتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ دیوانہ ہے۔ جیسا فیلکس نے رسول پولوس سے کہا کہ زیادہ علم نے تجھ کو دیوانہ کر دیا ہے۔ ایسے مسیح کے دیوانے موت کو کوئی حقیقت نہیں سمجھتے۔ وہ مرتے ہی نہیں۔ اسلئے اگر وہ کہیں کہ ہم نہیں مرینگے۔ تو حق کہتے ہیں۔ کیونکہ اُن کا خداوند فرماتا ہے کہ میں جیتا ہوں۔ تم بھی جیو گے۔

اب میرا یہ ایمان ہے۔ اور ہر ایک مسیحی کا یہ ایمان ہے کہ مسیحی کبھی نہیں مرتا۔ تو پھر اگر کوئی مسیحی اسباب کا مدعی ہو۔ کہ وہ نہ مریگا۔ تو کیوں اسباب کو حقارت سے دیکھا جاتا۔ یا اس پر تمسخر کیا جاتا ہے۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ یا تو کہنے والے اپنی زندگی سے اسباب کا ثبوت نہیں دیتے اور یا سننے والے مسیحی حقیقی زندگی سے واقف نہیں۔ خیر اسباب کو ہر ایک اپنے واسطے فیصلہ کر سکتا ہے۔ مگر میں آپ کو حقیقی مسیحیت جس کو میں مجذوبیت کے نام سے پکارتا ہوں۔ کا درجہ خدا کے کلام کے مطابق دکھانا چاہتا ہوں۔ لیکن اس سے پہلے کہ میں اپنے اصل مدعا کو شروع کروں۔ آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ آپ اس حقیقت کو ہرگز نہ سمجھ سکیں گے۔ جب تک کہ آپ رسومات اور ظاہری مسیحیت کو حقیقی مسیحیت پر قربان نہ کر دیں۔ بلکہ جیسا خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے۔ جس سے میں خوش ہوں۔ تم اس کی سُنو۔ موسیٰ اور الیاس کا کام ہو چکا۔ اُن کے واسطے اب ڈیرے بنانے کی ضرورت نہیں۔ شریعت کا تکمیل اور نبوت کا مدعا یعنے ختم انہیں آگیا۔ اب مناسب ہے کہ خدا کے پرستار ہر جگہ روح و راستی سے اُس کی عبادت کریں۔ جو بڑا عیب ہم میں ہے وہ یہ ہے کہ ہم صرف اپنے آپ یا اپنی کلیسیا ہی کو حق پرست سمجھتے ہیں۔ دوسروں کو ناحق پر خیال ہی حرام ہے۔ تو کون ہے جو دوسرے کے ذکر پر اختیار جتاتا ہے پہلے یہ سمجھ کہ ہر ایک مجھ سے بہتر ہے۔ میں ہی بُرا ہوں۔ اُس کے واسطے رسول پولوس کی زندگی کا مطالعہ کرنا۔ اور کتاب مسیح کی پیروی کا روز روز کرنا تجھ پر لازم ہوگا۔ نہ میں نہ آپ کوئی ہم میں سے دوسرے کو بُرا کہنے کا حق نہیں رکھتا۔ اگر اس چال کو ہم نہ بدلیں۔ تو سمجھ لو کہ ہم پہلے ہی مردہ ہیں مردہ سے سڑاہٹ نکلیگی۔ جو دوسروں کو بھی بیمار کریگی خدا ہم کو شفا بخشیگا۔ یاد رکھو بھائی۔ زندگی صرف یسوع کے عشق میں ہے۔ یسوع کی محبت کا جام پی لے۔ یہی نجات ہے۔ رسومات رسمیں۔ عبادتیں نجات نہیں ہیں

زپیر میکدہ گفتم کہ چیست راہ نجات۔
بخواست جام مے و بادہ گفت نوشیدن

چونکہ میں ایک عرصہ سے بیمار ہوں زیادہ نہیں لکھ سکتا پھر کسی وقت خدمت میں حاضر ہو کر اس کا دوسرا نمبر درست میں پیش کرونگا۔

پیارے محبوب یسوع ہماری آنکھیں کھول
کہ ہم تجھ کو دیکھیں تیرے حسن کا جلوہ دیکھیں
تجھ پر فریفتہ ہوں تیرے مجذوب ہوں اپنے
روح القدس کا فیض عام ہم پر جاری کر۔
اے کہ بر ماہ از خط مشکیں نقاب انداختی
لطف کردی سایۂ بر آفتاب انداختی۔

راقم بوڑھا واعظ۔

عیسائی اور علم

مسیحیوں نے دنیاوی علم میں بڑی بڑی ترقی حاصل کی۔ یونان جس زمانے میں ہر طرح سے ترقی کے زینے پر تھا اور اس کا علم اور حکمت سب سے زیادہ بڑھا ہوا اور تمام کامیابیوں کا سرچشمہ تھا۔ عرب کی حالت اس وقت بالکل ناگفتہ بہ تھی جب مسلمانوں کے ہاتھ میں عرب کی سلطنت ہاتھ آئی اور اکثر ممالک کو اُنہوں نے اپنے زور شمشیر کیساتھ قبضہ میں کیا اگرچہ اُنہوں نے تمام ملک کو اپنے زیر اثر کر لیا پھر بھی مسیحیوں کے علم کے وہ ہمیشہ محتاج رہے اسلام کی تاریخ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب کے درمیان جو چشمہ علم کا پیدا ہوا اس کا اصلی منبع یونان ہی تھا۔ لیکن اس علم کے لانے والے صرف مسیحی لوگ تھے۔ چنانچہ دولت عالیہ کے وقت میں مسیحی لوگ یونانی کتابوں کا ترجمہ عربی میں کرنے کے لئے ملازم رکھے گئے۔ گویا جس قدر کہ علم اور حکمت فلسفہ اور منطق عرب میں آیا۔ اُس کا وسیلہ مسیحی لوگ ہی تھے۔ اس لئے کہ ان کی مذہبی زبان یونانی تھی ہمیں اس مضمون سے کوئی غرض نہیں۔ مگر صرف اتنا ظاہر کرنا منظور ہے کہ آیا اہل اسلام نے علم کہاں سے حاصل کیا





اور علم اور اسلام کا آپس میں کہاں تک اتحاد ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ چوتھی صدی ہجری تک اسلام نے بہت سا غلبہ حاصل کیا لیکن جبکہ یونان کے فلسفے کا چوتھی صدی میں آفتاب طلوع ہوا تو اُس نے اسلام کی روشنی کو بالکل مدھم کر دیا۔ اس نے اسلام کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے اس کی نقلی دلائل کو اپنے استقرائے برہان کیساتھ بالکل پاش پاش کر دیا۔ اس نے اسلام کے مضبوط قلعے بالکل توڑ دیئے جس میں سادہ لوح مسلمانوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ مبادا اسلام کسی وقت ضایع نہ ہو جائے اس لئے علمائے اسلام نے اُس وقت علم الکلام کی بنیاد ڈالی جس سے وہ اپنے اعتقاد کے مطابق دوسرے لوگوں کے ساتھ اصولی بحث کر سکتے تھے اُس وقت اُنہوں نے یہ فتوے دیا کہ شرعی کتابوں کے سوا اگر کوئی شخص فلسفہ پڑھے یا اُس کا معتقد ہو تو وہ مطلق کافر ہے اس لئے اسلام اور علم اس وقت سے لیکر آج تک آپس میں دشمن ہیں۔ علم اور اسلام کے درمیان ایک ایسا تضاد پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ آگ اور پانی کے درمیان باہمی مخالفت ہو۔ خلاف اس کے مسیحیوں نے اس قسم کے کبھی فتوے فلسفے سیکھنے والوں کے لئے جاری نہیں کئے۔ کیونکہ وہ یقیناً سمجھتے تھے کہ دنیاوی علم کے چرچے مسیحی مذہب پر کوئی بُرا اثر ڈال نہیں سکتے۔

(باقی آئندہ)

سُنا گیا ہے کہ جب شیخ صاحب مانگرول اپنی ریاست میں گاؤکشی کی ممانعت کر دی ہے ایک مسلمان رئیس کا یہ غیر متعصبانہ سلوک صلح کل طریقے کے نقطۂ خیال سے قابل تحسین و آفرین ہے کیا اچھی بات ہو کہ بنی نوع انسان کا ہر طبقہ اور فرقہ اسی طریقے کی پیروی کرے۔ تاکہ امن عام اور خوشنودی مالا کلام ظاہر ہو۔

(از پیسہ اخبار ہفتہ وار)

زندگی کا اعلیٰ مقصد

کیونکہ زندہ رہنا میرے لئے مسیح ہے (فلپیوں ۱: ۲۱)

تاریخ (History) پژمردہ جانوں کے لئے ترو تازگی بخشنے والے شربت کا کام دیتی ہے۔ ہر ایک انسان کی زندگی بذاتہ ایک چھوٹی سی تواریخ ہے۔ کیونکہ شاید ہی کوئی انسان ایسا ہوگا کہ جس کی زندگی میں کچھ نہ کچھ وقوع میں نہ آیا ہو۔ وہ زندگی جس میں کوئی ماجرا کبھی نہیں ہوا پھیکی اور بے مزا ہے کیونکہ اُس میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جاتی کہ جس سے اس کے ہمجنس انسانوں کی زندگیوں کو نفع پہنچ سکے۔ ہر ایک انسان کی زندگی کا اثر کچھ نہ کچھ دوسروں کی زندگی پر ہوتا ہے۔ تواریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی سطح پر جتنے بڑے بڑے واقعات ہوئے ہیں ان کا تعلق کسی نہ کسی شخص کی زندگی سے ہے اور ان واقعات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان کی زندگی کا اعلیٰ مقصد کیا تھا۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہئے کہ تمام بڑے اور چھوٹے واقعات کسی نہ کسی شخص کی زندگی کے نتیجے ہیں۔ اور یہ بتلاتے ہیں کہ ان لوگوں نے اپنی زندگی کی خاص غرض کیا بتائی ہے۔ جیسے انسان ایک دوسرے سے شکل و شباہت میں مختلف ہیں ویسے ہی وے زندگی کے مقصد میں بھی اختلاف رکھتے ہیں۔ یہ ہر ایک انسان کی کوشش اور جد وجہد اس کی زندگی کے مقصد کے مطابق ہوتی ہے +

Sir Walter Raligh جو کہ انگلستان کی Elizabeth کے بڑے پیارے اور دولارے درباریوں میں سے تھے۔ اُن کا زندگی کا مقصد یہ تھا کہ حتی الوسع کوشش کرے کہ سلطنت انگلستان کو اسپین اور دیگر سلطنتوں سے زیادہ وسیع اور طاقتور بناوے اور اُس کے لئے دولت جمع کرے۔ وہ خود اپنی ایک تصنیف کردہ کتاب میں زندگی کا مقصد یوں ذکر کرتا ہے :-

"مجھ کو ہمیشہ اس یقین میں زندگی بسر کرنے اور مرنے دو جو کہ موت کے خطرے یا خوف کے سبب سے اپنے ملک کی خدمت کرنے سے باز رہتا ہے۔ وہ زندہ رہنے کے لائق نہیں ہے۔ کیونکہ موت تو ضرور ہی آئیگی۔ مگر نیکی کی شہرت ابد الآباد تک رہیگی" +

ان کلمات سے معلوم ہوتا ہے کہ سر والٹر ریلے نے ملکی خدمت کو اپنی زندگی کا اعلیٰ مقصد بنایا تھا۔ انہوں نے اپنی تمام زندگی اسی مقصد کے پورا کرنے میں صرف کر دی۔ بڑی مشکلات کا سامنا کیا۔ خطروں اور مصیبتوں کو سہا۔ لڑائیاں لڑیں۔ اپنے ہمعصروں کے رشک و حسد کا نشانہ بنے۔ کئی بار ملکہ اور اس کے بعد بادشاہ کی نظروں سے گرائے گئے۔ بار بار اپنے ملک اور بادشاہ سے بیوفائی اور دغابازی کا الزام اُن پر لگایا گیا۔ مگر انہوں نے اس مقصد کو نہ چھوڑا تا وقتیکہ اُن کے دشمنوں کی حسد کی آگ اس قدر بھڑکی کہ انہوں نے شاہ جیمس اوّل کو یہ جھوٹا یقین دلا کر کہ ریلے اسپین سے مل گیا ہے اس کا سر قلم کرا دیا۔ ریلے Raligh کے اسی زندگی کے احوال سے ہم پر روشن ہوا۔ کہ اُنہوں نے آخری دم تک اس مقصد کو جو کہ اُنہوں نے شروع میں چنا تھا قایم رکھا اور اس کے حاصل کرنے کے لئے اپنی ساری زندگی بسر کی۔ مگر افسوس ملکی خدمت کو زندگی کی علت غائی بنانے سے اس کو سوائے اپنے ہموطنوں کی ناشکرگزاری کے کچھ بھی ہاتھ نہ آیا۔ اس لئے ان کا مقصد مناسب نہ تھا۔

تھامس وُلزے Thomas Wolsey جو کہ شاہ ہنری ہشتم کا مشیر تھا اور بڑا بھاری مدبر امور سلطنت تھا اس نے اپنی زندگی کی غرض ملک کو سرفرازی دینی بنائی تھی۔ اور تمام وقت اور قوت بادشاہ کی خدمت میں صرف کی۔ مگر اُس کو اس کے صلہ میں کیا ملا بادشاہ نے

اس پر بیوفائی اور دغابازی کا الزام لگایا اور بڑھاپے میں اُس کو ذلیل و خوار کیا اور مرتے ہوئے وولزے Wolsey کو اپنی زندگی کے مقصد کو چننے کے لئے پچھتانا پڑا اس کے کلمے موت کے وقت یہ تھے:۔

"اگر میں اپنے خدا کی ایسی وفاداری سے خدمت کرتا جیسی کہ میں نے بادشاہ کی کی ہے تو وہ مجھ کو میرے بڑھاپے میں کبھی نہ چھوڑتا۔"

مارٹن لوتھر کی زندگی کی غرض یہ تھی کہ وہ اپنے ہم مذہبوں کو سچائی کے راستے پر لادے اور اسی لئے اس نے پولوس کی ایمان سے راستباز ہونے کی تعلیم پر بڑا زور دیا یعنی اُس کی زندگی کی غرض وہی تھی جو کہ پولوس کی تھی یعنی مسیح کے لئے جینا اور اُس کی غرض کے حاصل کرنے کے لئے لوتھر نے بڑی مشکلات اور مخالفت کا سامنا کیا اور خدا کی مدد سے اُس کی کوشش کا نتیجہ Reformation یعنی مذہبی اصلاح ہوئی اور ان کوششوں کا صلہ اُسکو یہ ملا کہ لوگ خدا کا شکر کرتے ہیں کہ اُسنے لوتھر جیسا اصلاح کرنے والا پیدا کیا اور ابھی بہت سے Reformers یعنی اصلاح کرنے والے پیدا کرے۔

ان تینوں شخصوں کے احوال سے ظاہر ہے کہ ہر ایک انسان کی زندگی کا کچھ نہ کچھ مقصود اور وہی مقصد کامیاب ہوتا ہے جو کہ پولوس کے مقصد کی مانند ہے یعنی مسیح کو اپنی زندگی بنانا پولوس کی زندگی کی کامیابی کا بھید اُس کی زندگی کا اعلیٰ مقصد یہی تھا یعنی مسیح کو اپنی زندگی بنانا۔ اس کے تمام خطوط اس طریق زندگی کو ظاہر کرتے ہیں جو کہ اس نے اپنے مقصد کی انجام دہی کے لئے اختیار کی تھی اس کے تمام خیالات بھی اسی مقصد کے مطابق ہیں۔ اُس کی زندگی بھر یہ کوشش تھی کہ اپنے نمونے سے وہ اوروں کو بھی زندگی کا وہی مقصد بنانا سکھادے جو کہ اُس کا خود تھا۔ اس کی زندگی کا اصول مسیح تھا اور ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح کی خاطر اس نے بڑی تکالیف اُٹھائیں۔ وہ سمندری خطروں میں پڑا قسم قسم کے الزام اُس پر لگائے گئے۔ حاکموں کے سامنے کیا گیا کوڑے کھائے لعنتیں ملامتیں اُٹھائیں۔ فاقہ کشی کی مصیبتیں سہیں۔ مگر ان تمام حالتوں میں وہ دلیری سے اپنے زندگی کے مقصد کو قائم رکھے رہا۔ (باقی آئندہ)

علمائے اہل اسلام کے لئے ایک سوال

یہ ایک قانون قدرت ہے کہ ہر ایک انسان کو زندگی کا روح اُس کے باپ سے ملتا ہے چونکہ نطفہ باپ کا ہوتا ہے جو اپنے اندر زندگی کا روح لئے ہوئے رحم مادر میں داخل ہوتا ہے اور وہاں نشوونما پاکر بحیثیت ایک طفل کے دنیا میں آتا ہے پس اس روحانی تعلق کا ہی باعث ہے کہ ایک شخص دوسرے کا بیٹا کہلاتا ہے۔ ورنہ گوشت پوست ہڈی وغیرہ کی پیدائش کا باعث تو خون مادر ہے چنانچہ ایک شخص کا نام زید ہے جو اُس کے نطفے سے پیدا ہوگا وہ ابن زید کہلائیگا کیونکہ جو زندگی کا روح اُس میں ہے وہ زید کا ہے یہاں یہ نکتہ یاد رکھنا چاہئے کہ نطفہ میں زندہ روح ہوتا ہے۔ ورنہ ایک بیجان نطفہ سے پیدائش ممکن نہیں اور در اصل پیدائش کا موجب روح ہے سوائے اُس کے نطفے کی تعریف کے متعلق خود حکما کا اختلاف ہے جیسا کہ روح کے کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن میں مسیح روح منہ کہا گیا ہے نیز یہ بھی مان لیا گیا ہے کہ اس کا کوئی بشر باپ نہیں اور اُس سے نہ تو پیروان دین محمدی کو انکار ہے اور پیروان دین مسیحی کو کہ روح بارئتعالےٰ انسانی روح سے بالکل جدا ہے۔ کیونکہ روح انسانی مخلوق اور فانی ہے۔ مگر روح بارئتعالیٰ یا روح اللہ ازلی ابدی اور غیر فانی ہے۔ ہم اس قرآنی تعلیم کو پیش کرکے علمائے اہل اسلام سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ انصاف فرمایئے کہ مسیح کو جو روح منہ تھا اور جو بغیر کسی انسانی باپ کے پیدا ہوا۔ ابن اللہ کہیں تو کونسا گناہ ہوا بلکہ یہ بالکل ظلم ہوگا اگر ہم روح اللہ کو ایک مخلوق روح قرار دیں۔ اب ہم قرآن و اقوال بانئے قرآن سے یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آیا روح مسیح میں کوئی ایسی صفات بھی موجود ہیں جو صفات بشری سے بالاتر ہوں جواب اس کا سوائے اثبات کے نفی میں نہیں ہو سکتا۔ ایک طفل شیرخوار کا گہوارہ میں باتیں کرنا۔ مردوں کو زندہ کرنا مٹی سے ذی روح مخلوق بناکر اُڑا دینا مادر زاد اندھوں کو بینائی اور زندگی سے مایوس مریضوں کو شفا کلی بخشنا۔ کیا ایسے حرکات ایک عاجز انسان سے سرزد ہو سکتے ہیں۔ جو اپنی ایک ادنیٰ بیماری کو دفع کرنے پر قادر نہیں یہاں تک تو حضرت مسیح کے روح و قدرت کے متعلق بیان ہوا اب آپ کے جسد* مظہر کو لیجئے کہ کس طرح اپنے دشمنوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالکر آسمان پر چلے گئے۔ پھر وہاں کی حقیقت خود خدا اور اُس کا مسیح جانیں کہ کیا ہو رہا ہماری عقل تو اس مقام پر کچھ کام نہیں کرتی۔ ہم صرف اس فارسی شعر کو پڑھکر خاموش ہو جائیں گے ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری۔

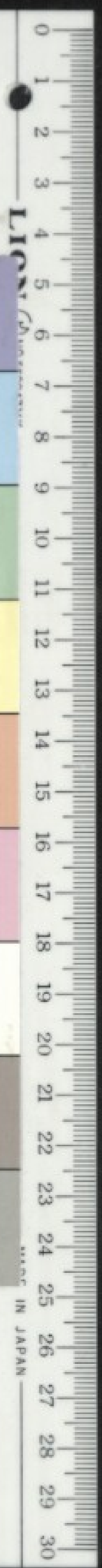
ورنہ یہ خاکی جسم کی صفت ہو سکتی ہے کہ عالم بالا میں چلا جائے۔ اس جسد خاکی و فانی کے لئے تو خود قرآن کہتا ہے کہ صرف یہ دنیا اس کا مقام ہے۔ ختم ہم اس قول بانئے قرآن کو بھی پیش کرتے ہیں کہ حضرت مسیح اور اُن کی والدہ صدیقہ نفس شیطانی سے پاک ہیں۔ اور فیصلہ آپ بزرگوں پر چھوڑتے ہیں۔

(ایک حق جو)

لورپول میں ایک روئی کا دلال مر گیا ۲ لاکھ ۴۰ ہزار پاؤنڈ چھوڑ مرا۔

*نوٹ۔ یہ لفظ پڑھا نہیں گیا۔ ایڈیٹر





ملک کنعان کی سیر

ایسا بڑا مشہور شہر بجلی کی روشنی والا شہر لیکن صفائی کا یہ حال ہے کہ کیچڑ اور گندگی کے مارے بعض جگہ راہ چلنا مشکل تھا۔ بازار میں ایک جگہ کتا مرا پڑا تھا جب میں پادری ہرمن صاحب سے ملا تو انہوں نے کہا کہ یہاں دو دن ٹھہرنے کی ضرورت نہیں چند مشہور جگہیں ہیں جو آپ چند گھنٹوں میں دیکھ لوگے اور انہوں نے لڑکے کو سمجھا دیا کہ مجھے فلاں فلاں جگہ دکھلا دے۔

اوّل میں مشرقی دروازہ کی طرف روانہ ہوا جس کو باب الشرق کہتے ہیں۔ یہ وہی دروازہ ہے جس سے رسول مقبول پولوس دمشق میں داخل ہوا جبکہ مسیحیوں کو گرفتار کرنے کے واسطے آیا تھا۔ چلتے ہوئے راہ میں مجھے ایک مقبرہ دکھایا گیا جس کے اندر سے پانی کا فوارہ چل رہا تھا کہتے تھے کہ یہ عاشق و معشوق کا مقبرہ ہے میں نے خیال کیا کہ ہیر رانجھا کا جھگڑا عالمگیر ہے ان قبروں پر سبز غلاف تھے راہ میں مجھے میرے راہنما نے ایک کارخانہ دکھا کر کہا کہ یہ ایک مسیحی آدمی کا کارخانہ ہے جس میں روزانہ ۵ سو مرد و زن کام کرتے ہیں۔ یہاں سونے۔ چاندی۔ پیتل۔ لوہے۔ لکڑی اور سیپ کا کام ہوتا ہے۔ یہاں مال تیار ہو کر غیر ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔ پیتل کا کام یہودی کاریگر کرتے ہیں۔ سیپ کا کام مسلمان کاریگر۔ لکڑی کا کام مسیحی کاریگر۔ عام مزدوری مردوں کو ۸ر عورتوں اور بچوں کو ۳ر یومیہ ملتی ہے میں اس کارخانہ کو دیکھنے اندر گیا۔ ان کی کاریگری دیکھ کر میری عقل دنگ ہو گئی۔ ایک پیتل کی تھالی جس کا پیتل ۸ آنہ سے زیادہ کا نہ ہوگا اس پر ایسا عجیب کام کیا ہوا تھا کہ میں حیران ہوا قیمت اُس کی دریافت پر ۵۳ روپیہ معلوم ہوئی۔

(باقی آئندہ)

مضامین

غصہ

غصہ کو سب برا کہتے ہیں لیکن یہ ایسا جذبہ نہیں جس میں سراسر برائی ہو جہاں اس کے ذریعہ بیشمار خرابیاں ظہور میں آتی ہیں وہاں ہی بے شمار مثالوں میں اس کی بنیاد بہت نیک جذبے پر ہوتی ہے سچ تو یہ ہے کہ اگر انسان غصہ نہ ہو تو دنیا سے ترقی بہت کچھ اٹھ جاوے جوش اور ولولے مٹ جائیں۔ اور وہ ترقی جو انسان کو دنیا میں اس کی بدولت آج نصیب ہے نام و نشان کو بھی نہ رہے۔ اُمنگ نے قوموں کے بیچ میں آگ دہکا رکھی ہے اور وہی انہیں ترقی کے میدان میں چھلانگوں کی رفتار میں آگے بڑھا رہی ہے۔ اگر انسان میں قوت غضبی نہ ہو تو وہ انتہا درجے کا بے غیرت ہو جاوے اور اُسے اپنی عزت کا ذرہ بھی خیال نہ رہے۔ وہ بے حیائی پر کمر باندھے درندے اُسے کھا جائیں اور وہ ٹس سے مس نہ ہو اس کی زندگی کتے کی سی ہو جاوے۔ غرض یہ کہ غصہ کے نہ ہونے سے زندگی کے کاروبار میں درحقیقت بڑا خلل پڑ جاوے۔

ہاں اسے قابو میں رکھنا اور اس سے ٹھیک موقعہ پر کام لینا بڑا مشکل کام ہے۔ یہ اس غضب کا جذبہ ہے کہ جب ایک دفعہ حرکت میں آجائے تو انسان انسان نہیں رہتا۔ اس پر ایک جن یا ایک بھوت سوار ہو جاتا ہے اور اس جنون میں وہ وہ فعل کر گزرتا ہے کہ اصل حالت میں فقط ان کے خیال سے کانپ اُٹھے۔ جب انسان پر قوت غضبی اپنا تسلط کر لیتی ہے تو پھر اس کے ہوش و حواس گم آنکھوں سے شرارے منہ سے کف زبان بے قابو ہاتھ پاؤں میں کپکپی ہونے لگتی ہے۔ کسی پر بس نہ چلے تو اپنی بوٹیاں آپ نوچنے لگتا ہے۔ دو ہتڑ مارتا ہے۔ کپڑے پھاڑتا ہے اُس کی صورت اس حالت میں دیکھنے کے قابل ہوتی ہے۔ اور عورتوں پر تو اس کا زور جتنا ہی ہو تھوڑا ہے کہ بے تعلیم اور بے تربیت محض جہل ضعف طبیعت اور عموماً مشتعل رہنے کی وجہ سے مزاج جلد کھسیانہ ہو جانیوالا ہو جاتا ہے۔

اب یہ امر معلوم ہو گیا کہ اس کا ہونا بھی برا اور نہ ہونا بھی برا پھر کیا کرنا چاہئے؟ اس غصہ کے جوش کو بالکل نہ ہونے کے ٹھنڈے پانی میں سمو دو نتیجہ اعتدال نکلیگا۔ نہ زیادہ گرم نہ بالکل ٹھنڈا۔ یعنے نہ اس قدر ٹھنڈا ہی ہونا چاہئے کہ جہاں غصہ کی ضرورت ہے وہاں بھی خوش مزاجی دکھلائی جاوے۔ نہ اس قدر غصیل ہونا مناسب ہے کہ جہاں چھٹانک بھر غصے کی ضرورت ہو وہاں من بھر غصہ ظاہر کیا جاوے بڑی بات یہ ہے کہ جب غصہ کی آگ بھڑک اُٹھے تو جس طرح ہو اُسے مناسب حد کے اندر رکھیں۔ یہ بہت مشکل بات ہے۔ لیکن ہمت کے آگے کچھ مشکل نہیں رہی۔ غصے کے وقت اس بات کو سوچیں کہ یہ وہی بھوت ہے کہ جس کا قابو کرنا بڑی بھاری بات ہے۔ اور بہادری ہے اور اس کے قابو میں آجانا بڑی ذلیل غلامی سمجھا جاتا ہے اور اس وقت دل کو سخت کرو اور زور لگاؤ کہ وہ تمہیں اپنا غلام نہ بنا سکے اور جہاں ایک دو دفعہ ایسے مشکل موقعوں پر فتح پائی تمہارے مزاج کی نیکی کا سکہ بیٹھ جائیگا اور تم اس شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاؤ گے۔ (از تہذیب نسواں)

دنیا میں سب سے بڑا علاقہ شمالی افریکہ کے وسیع ملک کا ہے جس میں ...... ابتک بت پرست اور محمدی رہتے ہیں اس میں ۷ اضلاع ہیں اور اس میں سائبیریا بھی شامل ہے جو ۵...... مربع میل ہے پہلے ان علاقوں کا بشپ ٹیلر صاحب تھے لیکن حال کے بشپ صاحب کا نام ہارٹ زل ہے۔

انتخاب الاخبارات

بندروں کا کالج

مسٹر ہملٹن نے جو سینٹ جارج اسٹریٹ لندن کے جنگلی جانوروں کے مشہور بیوپاری کی بیوی ہیں ۔ بندروں کو تعلیم دینے کے لئے ایک کالج کھولا ہے اور خود اُس کی ہیڈ معلّمہ ہیں ۔ اس کالج میں افریقہ کے جنگلی جانوروں کو تعلیم دیجاتی ہے اور وہ مثل شائستہ آدمیوں کے برتاؤ کرتے ہیں اور ایڈیل اور خطلیبنوں کی مانند کام کراتے ہیں ۔ جب اس عجیب وغریب یونیورسٹی کو دیکھنے کے لئے ایک شخص گئے تو مسٹر ہملٹن نے کہا کہ میرا یہ دعویٰ نہیں کہ میں جانوروں کو پالتی ہوں بلکہ میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں ان کو تہذیب سکھاتی ہوں ۔ میں بندروں کو کرتب اور کھیل نہیں سکھاتی ۔ بلکہ میں ان کو ایسی تعلیم دیتی ہوں کہ وہ مثل ایک تربیت یافتہ لڑکے کے کام کریں ۔ اُن کی تعلیم کا پروگرام حسب ذیل ہے صبح ساڑھے آٹھ بجے وہ چارپایوں سے اُٹھائے جاتے ہیں اور کرسیوں پر بٹھیکر صبح کا کھانا کھاتے ہیں ۔ انڈے گوشت روٹی مکھن چائے اور کیلے ہوتے ہیں ۔ کھانا کھانے کے بعد ان کے ہاتھ منہہ دہلائے جاتے ہیں اور کنگھی وغیرہ کرنے کے بعد ان کو کپڑے پہنائے جاتے ہیں ۔ نر بندروں کو مردکی پوشاک پہنائی جاتی ہے اور زنوں کو ۔ اور جوتے بھی اُن کو پہنائے جاتے پہلے تو وہ کپڑوں کی پرواہ نہیں کرتے تھے لیکن جب ایک مرتبہ وہ کپڑوں کے عادی ہو جاتے ہیں تو ان کو صرف مختلف قسم کے کپڑے اور آئینہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے وہ خود ہی مثل انسانوں کے کپڑے پہن لیتے ہیں ۔ کھانے کے بعد وہ شام کے کھانے تک کھیلا کرتے ہیں اور اس وقت وہ پھر میز پر جمع ہوتے ہیں ۔ اور وہاں مچھلیاں اور سبز ترکاریاں کھاتے ہیں پانچ بجے کے وقت اُن کو چائے روٹی مکھن گوشت اور کیلے ملتے ہیں ساڑھے ۷ بجے اُن کی پوشاک اُتاری جاتی ہے ۔ اور ہاتھ منہہ دہلا کر چارپایوں پر لٹایا جاتا ہے اور وہ سو جاتے ہیں رات کو وہ گون پہنکر سوتے ہیں ۔ اور مسٹر ہملٹن کو وہ بوسے دے کر سونے چلے جاتے ہیں پھر صبح تک اُن کی خبرگیری کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی ان تربیت یافتہ بندروں کو مسٹر ہملٹن نے کم از کم سو پونڈ پر فروخت کیا ہے اور بعض ڈیڑھ ڈیڑھ سو پونڈ پر بھی فروخت ہوئے ہیں (پیسہ اخبار مستعار)

ایک عجیب شادی

میرٹھ کے سشن جج نے حال ہی میں ایک عجیب مقدمہ کا فیصلہ کیا ۔ مدعی ایک پچپن سالہ بوڑھا تھا ۔ اُس کے دو بچے تھے لیکن عورت کوئی نہ تھی جو اُن کی نگرانی کرسکے ۔ اس کے بیان جو عرضی میں دیئے گئے حسب ذیل ہیں ۔

"گذشتہ جون میں فیضو میرٹھ میں آیا اور اُسے سالو سے معلوم ہوا کہ مجھے عورت کی سخت ضرورت ہے فیضو میرے پاس آیا اور کہا کہ اگر تم شادی کرنا چاہتے ہو تو ایک دو ہوا عورت موجود ہے اور شادی اس شرط پر ہو سکتی ہے کہ اس عورت کا ۳۰ روپیہ قرض اُتار دیا جاوے میں نے اُسے منظور کر لیا اور روپیہ کے لئے چند دنوں کی مہلت مانگی میں عورت کو بھی جاکر دیکھ آیا ۔ ۱۱ جون سنہ ۱۹۰۹ء کو فیضو میرے پاس پھر آیا اور میری شادی سماۃ زینب سے کردی ۔ مسمات زینب میرے پاس ایک مہینہ ۱۱ دن تک رہی ۔ لیکن ایک دن جبکہ میں ادائے نماز کے لئے باہر گیا تو مسمات مذکور زیوروں اور کپڑوں سمیت جو ۵۰ روپیہ کی مالیت کے تھے باہر چلی گئی یہ آخر دھوئی ضلع مظفر گڈھہ میں فیضو کے گھر دیکھی گئی ۔ دونوں کو گرفتار کر لیا گیا فیضو مسمات زینب کو اپنی زوجہ بتاتا ہے ۔ سماۃ زینب دھوکھادہی کے جرم میں مجرم گردانی گئی ۔ اور فیضو اُس کی اعانت میں مجرم گردانا گیا ۔ ان دونوں کو ایک ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی (آریہ گزٹ)

شہر میں چیتا اور بندروں کی فوج

آجکل جب ہم کبھی یہ خبر سنتے ہیں کہ فلاں شہر میں کہیں جنگل سے شیر یا چیتا آگیا ہے تو ہمیں بہت ہی تعجب ہوتا ہے ہم خیال کرتے ہیں کہ اس شہر میں ضرور نادر گردی ہوگی کیونکہ اس طرح سے شہروں میں شیر چیتے بلا کھٹکے چلے آنا قدیم روایتوں کے ثبوت میں پیش ہو سکتے ہیں تاریخ ہند کے پڑھنے سے ہمارے دل پر یکایک یہ خیال آجاتا ہے کہ کسی زمانہ میں ہندوستان کی سرزمین غیرآباد تھی لیکن اب اس انگریزی زمانہ میں جبکہ ہم ایسی واردواتیں روز روشن میں اکثر مقامات پر دیکھتے ہیں تو جس طرح ہم اس زمانہ کو جس میں شیروں ۔ ہاتھیوں چیتوں کا شہروں میں بلا روک ٹوک داخل ہونا سنتے چلے آتے ہیں اور غیرآبادی قرار نہیں دیتے دراصل یہی بات زمانہ سابق میں بھی ہوگی ۔ ہندوستان کی عظمت جیسی پہلے تھی ویسی ہی اب بھی ہے اور جیسی اب ہے ویسی ہی تب بھی رہیگی جس کو ہم زمانہ غیر معروف قرار دیتے ہیں خیر یہ تو سارا جملہ معترضہ تھا معزز اخبار عام میں ہر سال اس قسم کی وارداتیں کئی ایک مرتبہ شایع ہوتی ہیں جنوبی ہند برما وغیرہ کے شہروں میں ہاتھی گھس آتے ہیں ۔ شمالی ہند اور ترائی کے شہروں میں شیر چلے آتے ہیں ۔ غرضکہ اس ریل کے زمانہ میں یہ باتیں قریب قریب ناممکن ہونی چاہئیں تھیں ۔ مگر ایسا نہیں ہے اس روز ۱۱ ۔ دسمبر کو خاص اجودھیا جی میں اہلیہ بائی گھاٹ پر کہیں سے ایک چیتا آگیا ۔ اودھر اودھر پھر کر ایک پجاری کے گھر میں گھس گیا خیر ہے پجاری کی لڑکی نے اس وحشی درندے



کو دیکھ لیا اور اپنے باپ سے چلا کر کہدیا۔ پجاری معہ بال بچوں کے مندر میں گھس گیا اور اندر سے کنڈا لگا لیا مندر میں گھس کر اس قبیلے نے شور مچانا شروع کیا مگر وہاں ہمسائے کہاں سے آتے۔ البتہ ان کے شور مچانے سے وہاں بہت سے بندر جمع ہونے شروع ہو گئے آہستہ آہستہ بندروں کی فوج اس چیتے کو دیکھکر بڑھنے لگی جدہ جہاں تہاں کلکاریاں مارتے اور دور دور کے بندر ان کی آواز سنکر مدد کو جمع ہوتے جاتے۔ آناً فاناً اس مقام پر بیشمار بندر جمع ہو گئے سب چیتے سے مقابلہ کرنے کوئی اُس کو ڈراتے کوئی دھمکاتے بعض بندر چیتے کو تھپڑ مارتے اور چلاتے ہوئے بھاگتے کسی کے ہاتھ میں پیڑ کی ٹہنی تھی۔ وہ اس سے اس پر حملہ کرتا غرضکہ چیتا اس بڑی حد سے عاجز آگیا اور ایک چبوترے پر کود کر ٹلی کے پیڑ پر جا بیٹھا اور وہاں آرام سے سب بندروں کا تماشہ دیکھنے لگا۔ بندروں کی بدولت تاک میں بیٹھا ہوا چیتا راہ چلتے ہوئے لوگوں نے بھی دیکھ لیا۔ اب تو شہر میں جا بجا اسی چیتے کا چرچا ہونے لگا جو کوئی تھا سمجھا ہوا تھا ہوتے ہوتے یہ خبر ڈپٹی کلکٹر صاحب تک پہونچی آپ اپنی بندوق لیکر گھاٹ پر آئے اور بندروں کی جماعت کثیر کو دیکھکر خوش ہوئے۔ اُنہوں نے تاک کر نشانہ مارا۔ جسکہ چیتا دھڑام سے نیچے گرا اور مر گیا۔ بندروں کی امداد بدولت پجاری برہمن اور اُس کا قبیلہ بچ گیا۔ کون کہہ سکتا کہ حیوانوں میں سمجھ نہیں (اخبار عام)

ایک خوفناک آتش زدگی

گذشتہ سے پیوستہ

اتوار کو کلکتہ کے ایک کوچہ میں ایک خوفناک آتش زدگی کی واردات وقوع میں آئی پریذیڈنسی کالج کے پروفیسر بابو آشوتوش شاستری کا سارا مکان جلگیا اور دو بچے بھی اگن دیوتا کی بھینٹ ہوئے دوسرے دو بچوں کو بھی شدید زخم آئے۔ عورت بھی زخمی ہوئی۔ آگ بڑھتی ہی جاتی تھی نتیجہ یہ ہوا کہ ساتھ کے چار پانچ گھروں کا بھی یہی حال ہوا سین بڑا ہی دردناک تھا چھوٹے چھوٹے بچے بلبلا رہے تھے اور عورتیں کراہ رہی تھیں پروفیسر صاحب کے بچوں کے علاوہ اور بھی کئی بچے اور عورتیں آگ کی نذر ہوئیں۔ دوسرے دن بڑی مشکل سے آگ فرو ہوئی۔ خدا کا غضب۔

گورنر بمبئی اور جین دھرم

سر جارج کلارک گورنر بمبئی نے بمبئی میں جینی طالب علموں کے بورڈنگ ہوس کھولنے کی رسم ادا کی اور دوران تقریر میں فرمایا کہ جو طلبا اس عمارت میں رہیں گے وہ مذہبی تعلیم پائیں گے جس سے چلن کے بنانے میں بہت مدد ملتی ہے۔ جین مت کے پانچ اصول ہیں جن کی پابندی ہر جینی پر فرض ہے۔ نہایت عمدہ ہیں یعنی (۱) کسی جاندار کو مت ستا اور قتل نہ کر (۲) جھوٹ نہ بول (۳) چوری نہ کر (۴) خیال۔ زبان اور عقل میں پاک رہ (۵) ہر خواہش میں اعتدال کو مد نظر رکھ۔

گورنر صاحب نے فرمایا کہ میں نے ہمیشہ اس تعلیم کو نقص خیال کیا ہے جو روحانی خیالات کو علیحدہ رکھ کر دیجاتی ہے ہندوستان کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ مغربی تعلیم اس ملک میں پھیلائی جائے لیکن بدقسمتی سے یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ خالص علمی تعلیم ضروریات زندگی کے لئے کافی ہے اور قدیم مذاہب کی پرواہ نہیں کی گئی جسکی وجہ سے زمانہ گذشتہ میں اچھا چلن پیدا ہوتا تھا یہ خطرناک مغالطہ کسی قدر ان جرائم کا سبب ہے جن پر تمام سلیم الرائے اور محب الوطن ہندوستانی افسوس کر رہے ہیں۔ مجھے بڑی خوشی ہے کہ بمبئی کے جینیوں نے اس خطرہ کو محسوس کیا ہے اور انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ ان کے بچوں کو دنیاوی تعلیم کے ساتھ مذہبی تعلیم اور اخلاقی تربیت کی بھی ضرورت ہے۔ (ہندوستان)

مرچوں کا اثر

وزیر آباد۔ آج قریب کچھ دنوں کا عرصہ ہوا کہ مالکان مشین گندم وغیرہ نے جو متصل تھانہ وزیر آباد ہے۔ کچھ مقدار میں سرخ مرچیں پیسیں۔ یہ واقعہ غروب آفتاب سے پندرہ سولہ منٹ روزہ افطاری سے پہلے ہوا مالکان مشین سوداگران وغیرہ میں مشین کی چمنی بہت چھوٹی ہونے کی وجہ سے مرچیں اس مقدار میں اور تیزی ہوا کے سبب اس زور سے اڑیں کہ مشین مذکور کے قرب و جوار کے چار محلے اُس کی زد سے متاثر ہوئے اور مشین کے عین ملحق ایک مسجد ہے جہاں نمازی افطار روزہ اور ادائے نماز مغرب (شام) کے لئے جمع تھے وہ سب کے سب اس تکلیف کے متحمل نہ ہو سکے اور بھاگ جانے پر مجبور ہوئے۔ بکسن بچے اور مرد و زن گھروں سے باہر دور کے محلوں میں بھاگ گئے اور گھر قریباً غیر محفوظ حالت میں چند منٹ کے لئے پڑے رہے۔ اکثروں کو قے پر قے ہوئی اور بعض مختلف بیماریوں میں مبتلا ہوئے۔ معالج اسی وقت بلایا گیا جس نے مناسب دوائی پلائی اور پلاتا رہا اسسٹنٹ سرجن وزیر آباد کو اُس وقت مطلع کیا گیا اور پولیس میں باقاعدہ رپورٹ کی گئی قوی سے قوی معدہ اور تندرست آدمی کی طبیعت ان دنوں ناساز رہی اتنی لمبی میعاد گذرنے پر ایک عورت ہنوز انہی مرچوں کے اثر سے بیمار ہے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گوجرانوالہ کو تمام محلہ والوں قریب ہم کس کے دستخط کرا کے باقاعدہ اور قانونی جائز امور پر آٹھ آنہ کا ٹکٹ چسپاں کر کے رجسٹری بنام خاص ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کو وہ درخواست بھیجی گئی ہے۔ جس پر صاحب موصوف نے افسر مال صاحب کو برائے تحقیق و تفتیش نامزد فرمایا ہے۔

(جھنگ سیال)

گلدستۂ اخبار

ریاست بستار کے باغیوں کی سرکوبی کے لئے ۲۷۵ جوانوں کی جنگی کمک بھیجی گئی ہے ایک توپ مشین گن بھی بھیجدی ہے۔

صوبجات متحدہ کے اضلاع اعظم گڈھ بلیا و غازیپور میں سختی طاعون کے باعث کئی دیہات اُجڑ گئے ہیں۔

دریائے کابل پر امیر صاحب ایک اور پل اسی قسم کا تعمیر کرائیں گے جیسا ڈورنٹہ میں بنایا گیا ہے۔

کلکتہ میں ایک کرایہ کی گاڑی میں دو مسافر سوار ہوگئے وہ دونوں دو بندوقیں چھوڑ کر چلدیئے۔ پتہ ندارد۔

رائے بہادر پنڈت ہری کشن کول صاحب کو مردم شماری پنجاب کا آیندہ کام سپرد کیا گیا۔

فروری ۱۱ ملک افریقہ کے فرانسیسی حصہ کے شوباصوبہ میں دیسی باشندوں نے ایک فرانسیسی افسر اور ایک آدمی کو قتل کر ڈالا۔

کلکتہ کے میموریل ہال سر اسٹن کے نقشے کے مطابق تعمیر ہو ہوبیگا۔ میسرز مارٹن کو ... ۹۰۴۹۵ روپیہ پر تعمیر کرنیکا ٹھیکہ دیا جاویگا۔ غالباً ۵ لاکھ روپیہ باغات کی درستی میں صرف ہوگا۔ یہ عمارت نہایت عالیشان ہوگی۔

فروری ۲۵۔ ریوٹر خبر دیتا ہے کہ ... ۲۵ چینی جنگی سپاہ تبت کو روانہ کی گئی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ چین کی حکومت تبت میں زیادہ مضبوطی سے قائم ہو جاوے یہ فوج جنگی رسالے سے بہت خوب مضبوط ہے۔ اور معلوم ہوا ہے کہ کئی جگہ پر انہوں نے تبت کے لوگوں کو شکست دی ہے۔

ولایت میں ایک عجیب کا لیکشن باکس ہے جو لڑکوں کی مدد کے واسطے چندہ جمع کرتا ہے۔ یہ مقام لورپول میں ہے کہ جب کوئی اس میں کچھ ڈالتا ہے جونہیں کہ سکہ اندر جاتا ہے تو فوراً بجلی کی روشنی نکلتی ہے جو دینے والے کو گویا شکریہ کہنے کا کام دیتی ہے۔

شہر نیویارک کے مے ۔ آر عہدیدار کی تنخواہ ۴۵ ہزار روپیہ ہے۔ اور ان کے ماتحت کونسل کارپوریشن ہے جس کو ۵ ہزار سالانہ ملتا ہے اور چار اسسٹنٹ ہیں جنکو ۳۰ ہزار ملتا ہے پریذیڈنٹ کو ۴۲ ہزار سالانہ ملتا ہے اور کئی ایک کمشنر جنکو ۲۲ ہزار ۵ سو سالیانہ ہر ایک کو ملتا ہے

فالکسٹن کے بندر پر ایک کاڈ مچھلی پکڑی گئی جس کا وزن ۷۲ ½ پونڈ تھا۔

آسٹرین پارلیمنٹ میں کارروائی کرنے کے لئے ممبروں کو ۸۰ گھنٹے برابر بیٹھنا پڑا۔

دنیا میں سب سے بڑا تھرما میٹر بوسٹن میں روچسٹر کے ایک کیمسٹ نے فی الحال بنایا ہے۔ شیشے کی نلی ۱۶ فٹ لمبی ہے اور تھرما میٹر کی لمبائی ۲۰ فٹ کی ہے اور ہندسے اتنے بڑے ہیں کہ ایک سو فٹ کی دوری سے دکھلائی دیتے ہیں

انگریزی جزائر میں سب سے بڑا کالج گلاسگو اینڈ ویسٹ آف سکاٹ لینڈ ٹیکنیکل کالج ہے جس پر ... ۴۰۰ پونڈ خرچ ہوا ہے جس جگہ یہ بنا ہوا ہے وہ زمین دس ایکڑ ہے اس میں ۲۰۴ بڑی لیبرٹریز ہیں۔ کالج کیساتھ ایک بڑی لائبریری ہے اور ایک امتحان ہال جس میں ... ۲۵ آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔

لوکل

موزخہ ماہ حال سے امتحان انٹرنس نیز لکھانی پادری ای۔ ای فائیف صاحب بہادر پرنسپل کرسچین بورڈنگ سکول لودیانہ شروع ہے گزشتہ پانچسال سے صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوتے چلے آتے ہیں کبھی کسی قسم کی شکایت نہیں ہوئی صاحب بہادر کا خلق اور انتظام ضرب المثل ہے۔

ضلع لودیانہ میں اس وقت ہر دو منصف صاحبان یعنی جناب منشی امام الدین صاحب و جناب مسٹر عبد المجید صاحب اعلےٰ درجے کے خلیق اور انصاف پسند ہیں تمام اہل مقدمہ ضلع لودیانہ ان سے خوش جاتے ہیں خدا کرے ایسے نیک نیت اور منصف مزاج حکام اس ضلع میں عرصہ دراز تک برسر حکومت رہیں

چند ایام سے سردی پھر زور دکھا رہی ہے اس باعث سے شہر میں پلیگ کا کوئی نہ کوئی کیس ہو ہی جاتا ہے

۷ ممبران میونسپل کمیٹی کا انتخاب ہونیوالا ہے اس لئے بڑی کوششیں ہو رہی ہیں۔

ہم پہلے بھی ذکر کر چکے ہیں۔ مگر اب سر اعادہ کرنا خلاف مصلحت نہ ہوگا جب سے جناب آنریبل خواجہ احمد شاہ صاحب رئیس اعظم لودیانہ آنریری سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ واقعی خواجہ صاحب اعلیٰ درجہ کے معاملہ فہم اور کارکن ہیں۔ خدا ان کو اور برکت دے۔

سردار گجن سنگھ صاحب وکیل درجہ اوّل کی دختر نیک اختر کی شادی کی طیاریاں بڑی دھوم دھام سے ہو رہی ہیں سردار سندر سنگھ کھیوکے والے بیاہنے آوینگے۔ افواہ ہے کہ سری حضور مہاراجہ صاحب راجہ بہادر راجگان ریاست والی پٹیالہ بھی اس شادی میں تشریف لاوینگے امید ہے کہ امسال لولی اور لنگڑی گٹوں کی زیادہ بھی سینگے دراہا کشن لعل کاسپاٹ

قابل توجہ سپرانٹنڈنٹ صاحبان ہنڈی اسکول

چونکہ اگریل سنڈے اسکول کانونشن کا جلسہ شہر جالندھر میں ۲۹ مارچ سے شروع ہوگا اس لئے نہایت ضرور ہے کہ سنڈے اسکولوں کے سپرانٹنڈنٹ صاحبان بہت جلد اپنے اپنے سٹیشنوں سے ڈیلیگیٹس مقرر کریں۔ تاکہ وقت پر حاضر جلسہ ہوسکیں اس کانونشن کا مفصل پروگرام آیندہ ہفتہ میں شایع کریں گے +

ایڈیٹر

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پا کے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۱ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں۔ جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہے رپورٹ نے پراسپکٹس (اردو و انگریزی) مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک	عہ
ہندوستان پنجاب ″	عا؍
غیر ملک سے ″	ہے

قیمت ہر حالت میں پیشگی بھیجائیگی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عگ	ہے	ے
چوتھائی کالم	ہے	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	معہ
پورا کالم	عہ	معہ	مہ
پورا صفحہ	مہ	محے	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲؍ ما بعد کے لئے ۱؍ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں

رسالے اور کتابیں

بزبان اردو اور پنجابی

جو صاحب خریدنا چاہتے ہیں فہرست ہم سے طلب کریں

جو مفت بھیجی جائیگی مشنریوں کیواسطے جو پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ خریدیں انکو آٹھ روپیہ فی صدی ڈسکونٹ دیا جاویگا۔ اور جو مدرسوں کتب فروشوں کی معرفت بیچنا چاہتے ہیں انکو ۲۵ روپیہ فیصدی ڈسکونٹ دیا جائیگا + جو کتابیں خاص قیمت پر بیچی جاتی ہیں انپر ڈسکونٹ نہیں دیا جاتا

گیت کی کتابیں

رومن اردو بڑے حروف کے جلد کپڑا	عصہ؍
رومن اردو معہ راگ ۔ ۔ ۔ ۔	ہے؍
رومن اردو کاغذ کی جلد ۔ ۔ ۔ ۔	۸؍
شبد و غزلیں فارسی اردو ۔	۹ پائی
ایضاً گورمکھی	۶ پائی
ایضاً ہندی	۶ پائی

سی بی بی ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ سنہ ۱۸۷۵ء

پرفضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔ شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ؍ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ؍ ۳ یا زیادہ للعہ؍ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں حن رکشا گرد کونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری۔ میز کرسی۔ وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزان قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعہ؍ سے ۱؍عصہ تک گرو کونول لعہ؍

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

تپ دق کی اکسیر دوا

صاحبان یہ دوا پوڈر (سفوف) جو کہ انگریزی و یونانی ادویہ کا مرکب ہے پرانے بخار و کھانسی کو جسکو ڈاکٹروں اور حکیموں نے تپ دق قرار دیا ہو ہمارے تجربہ میں ازحد فائدہ مند ثابت ہوئی ہے سینکڑوں دوائیوں کا تجربہ کیا۔ مگر اس سے زیادہ مفید کسی کو نہ پایا۔ جہاں آپنے انگریزی امکیچر ہیں اور ٹنکچر ادویہ اسکاٹ املشن پیرٹ ولیم املشن ٹیروں۔ گریالٹ سرپ۔ ساریول پلز نگ لائیڈس پلز وغیرہ اور یونانی ادویہ۔ عرق شیر۔ قرص کافور۔ وطبا شیر اور کشتہ ابرق و ہرتال وغیرہ استعمال کرنے سے فائدہ نہ اٹھایا ہوا۔ وہاں ہماری ایجاد کردہ دوا کو بھی استعمال کر کے تجربہ آزمائی فرمائیں خدا کے فضل سے فائدہ یقیناً ہوگا۔ اس دوا سے بھوکھ لگتی ہے اور جسم میں بہت طاقت پیدا ہوتی ہے مرض آہستہ آہستہ دور ہو جاتا ہے پندرہ روز کی دوا قیمت ایکروپیہ بارہ آنے (عہ؍) محصولڈاک بذمہ خریدار +

ہیلتھ ریسٹورر پوڈر۔ یہ دوا مندرجہ ذیل امراض کو ازحد فائدہ مند ہے ہر ایک گھر میں موجود رہنی چاہئے پھر ڈاکٹر اور حکیم کی بہت کم ضرورت ہوگی۔ تاپ تلی۔ جلاودھر۔ بادگولہ۔ بدہضمی پیٹ میں ہوا کا بھر نا۔ لمبی بوکھ۔ دودھ کا ہضم نہ ہونا۔ درد گردہ و کمر و شکم درد سر رانہ۔ درد جوڑ ہر قسم پرانے دست و پیچش ہیضہ وغیرہ ۱۲ اونس کی شیشی قیمت ایکروپیہ چار آنہ

ٹانک پلز۔ یہ گولیاں انگریزی و یونانی نہایت ہی مقوی پرتاثیر ادویہ سے تیار کی ہیں۔ ازحد طاقت پیدا کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری کو دور کرنے میں لاثانی ہیں قیمت ۶۰ گولیوں کی دو روپیہ (عا)

دوائی بواسیر۔ یہ دوا بواسیر خونی و بادی کو جڑ سے دور کرتی ہے دوبارہ نہیں ہوتی ہے قیمت ایکروپیہ آٹھ آنے +

پتہ۔ این متھالیس (فرشین) پروپرائٹر یونانی۔ میڈیکل ہال راولپنڈی شہر

(پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا اور شایع ہوا)